بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۳ اخاء ۱۳۴۶ھش ۸ رجب ۱۳۸۷ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۳۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقینی معرفت کے حاصل کرنے کیلئے ایمان ایک زینہ ہے

اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا چہرہ ضرور دیکھ لیتے ہیں

"یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا حکم فرما کر مومنوں کو یقینی معرفت سے محروم رکھنا نہیں چاہا بلکہ یقینی معرفت کے حاصل کرنے کے لئے ایمان ایک زینہ ہے جس زینہ پر چڑھنے کے بغیر سچی معرفت کو طلب کرنا ایک سخت غلطی ہے لیکن اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا چہرہ ضرور دیکھ لیتے ہیں جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبار الٰہی کو محض اس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کیلئے مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے کہ پہلے وہ امورِ غیبیہ پر ایمان لا کر فرمانبرداروں میں داخل ہوں اور پھر عرفان کا مرتبہ عطا کر کے سب عقدے ان کے کھولے جائیں لیکن افسوس کہ جلد باز انسان ان راہوں کو اختیار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص ایمانی طور پر نبی کریم کی دعوت کو مان لیوے تو اگر وہ مجاہدات کے ذریعہ سے انکی حقیقت دریافت کرنا چاہے وہ اس پر بذریعہ کشف اور الہام کے کھولے جائیں گے اور اس کے ایمان کو عرفان کے درجہ تک پہنچایا جائے گا اور اس وعدہ کا صدق ہمیشہ راستبازوں پر جو مجاہدات سے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ غرض حجباتِ مومنوں کی معمولی سمجھ سے برتر ہے۔ اس کے دریافت کرنے کی یہ راہ نہیں ہے کہ وہ فرقہ ضالہ فلاسفروں کے دست نگر ہوں اور گم گشتہ سے راہ پوچھیں بلکہ ان کے لئے صدق اور صبر سے عرفان کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ جس مرتبہ پر پہنچ کر تمام عقدے ان کے حل ہو جاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

○ مظفر آباد (بذریعہ ڈاک) خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کچھ یوم سے مقامی ہسپتال (سی۔ ایم۔ ایچ مظفر آباد) میں داخل ہیں۔ خواجہ صاحب مذکور کی بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ اگرچہ ان کی صحت کافی کمزور ہو چکی ہوئی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ راجہ عطاء اللہ خان امیر جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

○ مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع بہت جلد منعقد ہو رہا ہے۔ اور اراکین اور نمائندگان اس میں شمولیت کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے۔ اس لئے زعماء اور عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ ان کی مجلس بقایادار تو نہیں۔ اگر کسی رکن کے ذمہ بقایا ہو تو وصولی کا انتظام کریں۔ اور رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان اطفال برائے وظائف

نصاب۔ (۱) بچوں کے لئے تاریخ احمدیت۔ مولفہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

(۲) دس اشعار۔ ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

(۳) آخری پانچ سورتیں

(۴) انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ یہ امتحان اجتماع خدام الاحمدیہ کے دوران ہوگا۔ دو وظائف ہوں گے۔ اول کو سال بھر کی پوری فیس سکول ملے گی۔ اور دوم کو سال بھر کی نصف فیس زعماء کرام مہربانی فرما کر اطفال کو مطلع فرماویں تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں اطفال شامل مقابلہ ہوں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال احمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع خدام کے اجتماع والی تاریخوں یعنی ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اطفال کو اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء

بیعت سے نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے

(۲)

بیعت کا ایک بڑا فائدہ یہی ہے کہ انسان کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن صرف اتنا کافی نہیں ہے۔ جب تک ہم کو اپنی نئی زندگی میں استقامت حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک گزشتہ گناہوں کا معاف ہو جانا کوئی سودمند نہیں ہوگا اگر ہم بیعت کے بعد بھی اپنی زندگی میں تبدیلی نہیں کرتے اور نئی زندگی اختیار کر کے گناہوں سے نہیں بچتے۔ اور جس طرح پہلے آزادانہ زندگی گزارتے تھے۔ اسی طرح گزارتے چلے جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ بیعت کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بیعت تو زندگی کا ایک موڑ ہے۔ جس طرح کوئی آدمی کسی منزل پر پہنچنا چاہتا ہو اور الٹے راستہ پر جا رہا ہو۔ بعض دفعہ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ آپ ریل گاڑی میں کراچی کے لئے سفر کر رہے ہیں۔ ایک آدمی کسی اسٹیشن سے سوار ہوتا ہے اور پوچھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ پشاور جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہوا ہے۔ اسی طرح انسان اپنی زندگی میں شیطان کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کی منزل خدا تعالیٰ ہوتی ہے۔ جب پشاور جانے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ الٹی سمت جا رہا ہے۔ تو وہ اگلے سٹیشن پر اتر جاتا ہے۔ اور پشاور جانے والی گاڑی پر سوار ہوتا ہے۔ اسی طرح غلط زندگی بسر کرنے والا انسان توبہ کر کے صحیح زندگی کے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔ بیعت دراصل سمت بدلنے کا نام ہے۔ اب ضرور ہے کہ ہم جہاں اترے ہیں۔ وہاں سے دوسری سمت چلیں تاکہ اپنی منزل پر پہنچیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور غلط راستہ پر جانے والی گاڑی ہی میں پھر بیٹھ جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔ ہم کبھی پشاور نہیں پہنچیں گے۔ بلکہ لحمہ بہ لحمہ پشاور سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔

جب ہم راہ راست کی سمت رُخ کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ہمیں زیادہ استقامت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم نے وہ فاصلہ بھی از سر نو طے کرنا ہے جو ہم پہلے غلطی سے طے کر آئے ہیں۔ اور پھر نقطۂ آغاز پر پہنچ کر آگے چلنا ہے۔ اس طرح بیعت کے وقت جو کام انسان کو کرنا پڑتا ہے۔ وہ معمول سے زیادہ مشکل اور بھاری ہوتا ہے۔ شیطان ہر وقت گھات میں لگا رہتا ہے کہ پھر غلط گاڑی پر سوار کر دے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم زیادہ توجہ سے اس تبدیلی کی طرف رجوع کریں۔

بیعت کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ خود یہ عمل ہم میں قوت پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے۔ مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے۔ جب وہ سچے دل سے کرے گا۔ تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی۔ وہ خدا خود اسے قوت دے گا۔ اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی۔ جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے۔ کہ پہلی کمزور ہوتی ہے۔ دوسری مستحکم۔ کیونکہ اس کے ساتھ مامور کی اپنی توجہ، کشش اور دعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو جاتی ہے۔ اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے۔ جو آخر ایک باردار درخت بن جاتا ہے۔"

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دلوں میں الفت ڈالنے کے لئے عطا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُعْطِیْ قُرَیْشًا اَتَأَلَّفُھُمْ لِاَنَّھُمْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا۔ میں قریش (کے لوگوں) کو ان کی تالیف قلوب کے لئے (زیادہ) بخشش دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔

(بخاری اَلْحُوْرُ الْعِیْنُ وَصِفَتُھُنَّ)

قائدین اضلاع کی خصوصی توجہ کے لئے

اس سے قبل بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ کے بجٹ بابت سال ۶۸-۶۷ء جلد مرکز کو بھجوائیں مگر ابھی اکثر مجالس ایسی ہیں جنہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع کی مجالس کے بجٹ تیار کروا کر اجتماع سے قبل مرکز کو ارسال کر دیں۔ عنقریب ایک فہرست ان اضلاع کی شائع ہوگی۔ جنہوں نے تمام مجالس کے بجٹ برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ آپ بھی اس فہرست میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت کتاب

قواعد اللغۃ العربیۃ لتلامیذ المدارس الثانویۃ

تالیف

حضرات حنفی بک ناصف و محمد بک ناصف دیاب والشیخ مصطفیٰ طموم کی اشد ضرورت ہے۔ جن صاحب کے پاس جتنی تعداد میں ہو لائبریری جامعہ احمدیہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ مناسب قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

"پس اگر صبر اور استقامت رکھو گے تو تھوڑے دنوں کے بعد دیکھو گے کہ تم پہلی حالت سے بہت آگے گزر گئے ہو۔

غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ کیونکہ دنیا تو گزرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر جائے گی ؎

شب تنور گزشت و شب سمور گزشت"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

جزائرِ فیجی میں تبلیغِ اسلام

- ۱۰۵ افراد کا قبولِ حق - ریڈیو پر تقاریر - ایک رسالہ کا اجراء - مختلف مقامات پر جلسے
- احمدی جماعتوں کی تعلیم و تربیت - احباب کا قابلِ قدر اخلاص

(مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ فیجی)

خاکسار مارچ کے شروع میں فیجی پہنچا۔ گویا اس رپورٹ کے پیش کرتے وقت مجھے بحر اوقیانوس کے ان جزائر میں رہتے ہوئے چھ ماہ ہو چکے ہیں۔ ان ایّام کی مختصر رپورٹ پیش کر رہا ہوں۔

خاکسار ۲۶؍ فروری کو دوپہر کو ربوہ سے روانہ ہو کر اسی رات بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچا۔ ایک دن وہاں قیام کر کے ۲۸؍ فروری کی صبح کو چار بجے بذریعہ ہوائی جہاز بنکاک منیلا ہوتے ہوئے یکم مارچ کی صبح کو سڈنی پہنچا۔ چونکہ یہاں سے فیجی کے لئے ہوائی جہاز شام کو روانہ ہوتا تھا اس لئے سڈنی میں قیام کے لئے کچھ وقت مل گیا۔ احباب فیجی نے سڈنی میں ہی ٹیلیفون سے رابطہ قائم کر کے محبت اور اخوت کا ثبوت دیا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔ جب ہمارا جہاز نصف شب کے قریب ناندی ہوائی مستقر پر پہنچا تو احباب جماعت کا ایک جمِ غفیر برادرم محترم شیخ عبدالواحد صاحب کی قیادت میں پیشوائی کو موجود تھا۔ سب احباب سے مل کر ناندی سے برادرم شیخ صاحب کی معیت میں لوتوکا پہنچا اور پہلی رات یہیں قیام ہوا۔ ۳؍ مارچ کو جمعہ کا مبارک دن تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بعد نماز عصر مقامی ہال میں استقبالیہ کی تقریب ہوئی جس میں جماعت و غیر از جماعت لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب احمدیت کے متعلق لیکچر دیا۔ رات کو جماعت کی طرف سے پھر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں لوتوکا کے احباب کے علاوہ مارو۔ ناندی کے احباب بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر پونے دو گھنٹہ خطاب کیا۔

ورودِ فیجی کے بعد پہلا احمدی

چار مارچ کو لوتوکا سے ناندی واپس آیا۔ جہاں ایک مقامی ہال میں استقبالیہ جلسہ ہوا۔ لوتوکا کی طرح یہاں بھی احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ یہاں قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر ہوا۔ ناندی میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہوا کہ یہاں پہنچتے ہی ہمارے مخلص احمدی دوست برادرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب پرنسپل ناندی کالج مجھے اپنے برادر اکبر (جو اُس وقت تک احمدی نہ تھے) سے ملانے اُن کے گھر لے گئے۔ اس وقت میرے ساتھ برادرم شیخ عبدالواحد صاحب اور بعض دوسرے احباب جماعت تھے۔ احباب نے رسمی پرسش احوال کے بعد گفتگو کا رخ تبلیغ کی طرف موڑنا چاہا اور مجھے بھی ترغیب دی کہ مَیں صاحب خانہ کو تبلیغ کروں۔ لیکن جب مَیں نے ڈاکٹر صاحب کے بھائی کا نام پوچھا اور مجھے بتایا گیا کہ ان کا نام "ابراہیم" ہے تو مَیں خاموش ہو گیا۔ اور جب موجود الوقت احباب نے خود بھی تبلیغی گفتگو کرنی چاہی تو مَیں نے انہیں روک دیا۔ اس پر دوست بڑے حیران ہوئے کہ نہ معلوم یہ کیا چاہتا ہے کہ نہ خود تبلیغ کرتا ہے نہ ہمیں کرنے دیتا ہے جب احباب کی حیرانی کچھ زیادہ ہی ہو گئی تو مَیں نے انہیں بتایا کہ جب مَیں مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں پہلی مرتبہ گیا تو اس وقت میرے ذریعہ سب سے پہلا احمدی جو ہوا اس کا نام بھی "ابراہیم" تھا اور مَیں اپنے پیارے آسمانی آقا سے امید رکھتا ہوں کہ یہاں بھی اسی کا اعادہ ہو گا۔ اور اگر یہ وہی ابراہیم ہے جسے اللہ تعالیٰ فیجی میں سب سے پہلے احمدی ابراہیم بنانا چاہتا ہے تو پھر بحث کی اور بساط گفتگو بچھانے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ خود بخود کھنچے چلے آئیں گے اس پر بات ختم ہو گئی۔ بھائی ابراہیم بھی ہنس کر خاموش ہو گئے۔ رات کو ناندی کالج میں استقبالیہ تقریب کے بعد جماعت کا جلسہ تھا۔ جب ابھی تقریر کر کے مَیں بیٹھا ہی تھا کہ بھائی ابراہیم اور ایک دوسرے دوست آگے بڑھے اور خود بخود کہنے لگے ہماری بیعت لے لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص سلوک تھا جو ظاہر ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا سچ فرماتے ہیں ؎

قرباں تست جان من اے یار محسنم
بامن کدام فرق تو کردی کہ من کنم

فیجی کے دار الحکومت "سووا" میں ورود

۵؍ مارچ کو خاکسار ناندی سے بذریعہ ہوائی جہاز سووا پہنچا دار التبلیغ میں پہنچتے ہی احباب جماعت کی طرف سے استقبالیہ خطاب کے جواب میں برکاتِ خلافت پر تفصیلی خطاب کیا رات کو بعد از نماز عشاء پھر ایک جلسہ مسجد میں ہوا جس میں ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ دونوں مواقع پر بعض غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے۔

۶؍ مارچ کو فیجی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندہ نے اردو اور انگریزی میں انٹرویو لیا جو انہوں نے اپنے اردو انگریزی سیکشنوں سے نشر کیا۔

سووا میں چار روز قیام رہا۔ اس عرصہ میں علاوہ اجتماعی خطابات کے انفرادی طور پر احباب جماعت اور بعض غیر از جماعت معززین سے ملا جن میں ایک منسٹر اور لیجسلیٹو کے ایک ممبر بھی تھے۔ ملنے والے معزز احباب کو جماعت کا لٹریچر بھی دیا۔

جزیرہ "وانوالیوو" کا ورود

فیجی سو سے اوپر چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے سب سے بڑا جزیرہ ویتی لیوو (VITI LEVU) ہے جس میں فیجی کا دار الحکومت سووا اور دوسرے اہم قصبات ہیں۔ دوسرے درجہ پر جزیرہ وانوالیوو ہے۔ آباد جزائر میں سب سے بڑے یہی دو جزیرے ہیں۔ دونوں جزائر میں بفضلِ خدا ہماری جماعتیں اور دار التبلیغ ہیں۔

۹؍ مارچ کو خاکسار سووا سے برادرم شیخ عبدالواحد صاحب کی معیت میں جزیرہ وانوالیوو پہنچا۔ لمباسہ ائرپورٹ پر احبابِ جماعت کثرت سے موجود تھے۔ یہاں رات کو اجتماعی کھانا تھا۔ اس کے بعد احباب جماعت سے خطاب کیا۔ دوسرے دن جمعہ کا مبارک دن تھا۔ لمباسہ کے علاقہ دریکتی میں ہماری بڑی خوبصورت مسجد ہے جس کا نام "مسجد مبارک" ہے۔ اس مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اسی موقعہ پر ایک بیعت ہوئی۔ رات کو احباب سے دوبارہ خطاب کیا اور رات کو واپس لمباسہ آ گئے۔

۱۱؍ مارچ کو لمباسہ کے شہریوں کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ تین بجے ٹی پارٹی میں شرکت کی جس میں گورنمنٹ کے سیکنڈری سکول کے پرنسپل نے انگریزی میں خوش آمدید کہا۔ خاکسار نے انگریزی میں جوابی تقریر کی۔ ہوٹل کے انگریز مینیجر نے بھی خوش آمدید کہا۔ پھر شام کو پانچ بجے ایلائٹ ہال میں استقبالیہ جلسہ تھا۔ ایک مقامی معزز وکیل نے صدارت کی۔ اس میں ایک گھنٹہ تک خاکسار کی تقریر ہوئی۔ غیر از جماعت لوگ کثرت سے موجود تھے ان میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ تک احباب جماعت میں درس دیا

لمباسہ میں پہلا فیجین احمدی

ان تقریبات سے فارغ ہو کر دوسرے دن پھر مسجد مبارک گئے۔ مسجد میں پہنچتے ہی اللہ تعالیٰ نے فیجی کا "پہلا پھل" عطا فرمایا۔ یعنی ایک فیجین نوجوان جو نماز جمعہ میں شامل ہوا تھا۔ اسلام قبول کر کے اور بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوا۔ اس کا اسلامی نام "محمد نانیا" رکھا گیا۔ اسی طرح ایک ہندوستانی نوجوان بھی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ یہاں سے ناسرواکا NASARWAQA کے علاقہ میں گئے اور علاقہ کے احباب جماعت میں رات کو تقریر کی جس میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔

لمباسہ میں ایک ہفتہ قیام رہا۔ اس عرصہ میں جزیرہ کے مختلف مقامات پر جلسے اور تقریریں کیں۔ سناتن دھرم سکول میں ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کیا اور انفرادی طور پر بھی ملاقاتیں کر کے لوگوں کو پیغامِ حق پہنچایا۔

ریڈیو فیجی سے نشریہ

لمباسہ سے واپس آکر چار دن قیام مرکز سووا میں رہا۔ اِس عرصہ میں فیجی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے "فلسفہ حج" پر میری تقریر نشر کی۔ ٹیچر ٹریننگ کالج کے مسلمان طلبہ کو انگریزی اور اردو میں خطاب کیا۔ قصبہ نوسوری گیا جو سُووا سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں احباب جماعت کی معیت میں بہت سے غیر از جماعت لوگوں سے مل کر تبلیغ کی۔ جمعہ کی نماز سُووا میں پڑھائی۔ ایک معزز غیر از جماعت دوست نے کھانا پر بعض دوسرے غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ بلایا۔ وہاں انہیں تبلیغ کا موقع ملا۔ الحمد للہ کہ یہ دوست بھی بعد میں بیعت کرکے داخلِ سلسلہ ہوگئے۔

عید الاضحیہ کی تقریب

مارچ کے تیسرے ہفتہ میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب تھی۔ عید الاضحیہ میں نے فیجی میں کی۔ سووا میں عید کی نماز برادرم شیخ عبد الواحد صاحب نے پڑھائی اور ناندی میں خاکسار نے۔ لوتوکا اور ناندی جماعتوں کے احباب شامل ہوئے اور بفضلِ خدا بڑی پُر رونق عید ہوئی۔ بعد از نماز مسنون طریق پر قربانیاں دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ناندی میں عید کے بعد دو روز قیام کرکے اجتماعی اور انفرادی تبلیغ کی۔ عید کے دوسرے روز جماعت نے اجتماعی جلسہ بھی کیا جس میں لوتوکا اور ناندی کے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ اس میں دو گھنٹہ تک میری تقریر ہوئی۔

مارچ کا آخری ہفتہ سووا میں گزرا اس عرصہ میں ایک مسلم سوسائٹی نے اپنے ہاں مجھے دعوت دی۔ اس میں لیکچر ہوا۔ دو نکاحوں کی تقریب میں شامل ہونے اور لیکچر دینے کا موقع ملا۔ ایک گھرانہ جو غلط فہمی اور رشتہ داروں کی رنجش کے باعث جماعت سے دُور چلا گیا تھا بیعت کرکے دوبارہ داخلِ سلسلہ ہوا اور بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مخلص گھرانے کو اخلاص اور یقین میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

مارچ کے آخری ہفتہ میں ایک ہندو ٹیچر بھی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسی طرح ایک اینگلو فیجین عیسائی نوجوان جن سے ایک مقامی سفر کے دوران ملاقات ہوئی تھی وہ بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ یہ بڑے مخلص نوجوان ہیں چند روز ہوئے مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ رمضان کا مہینہ کب آئے گا میں ارادہ کئے ہوئے ہوں کہ سارا رمضان پورے روزے رکھوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص و ایمان میں ترقیات عطا فرمائے۔

ماہ مارچ میں مجموعی طور پر اکیس افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

مساعی ماہ اپریل ۱۹۶۷ء

ماہ اپریل کے ابتداء میں اللہ کا نام لے کر پھر تبلیغی دَورہ پر نکلا۔ حسبِ سابق اِس دفعہ بھی مقامی احباب میں سے حاجی عبد اللطیف صاحب اور بھائی محمد استغیر خان صاحب مرحوم ساتھ تھے۔ سووا سے چالیس پچاس میل کے فاصلہ پر ایک مقام پر شب بسر کی اور ہندوؤں مسلمانوں میں تبلیغ کی۔ سنگاتو کا نامی قصبہ میں دو مسلمان نوجوانوں نے بیعت کی اور ایک ہندو نوجوان مشرف باسلام ہوا۔ ایک فیجین گاؤں میں جاکر ایک واقف کار فیجین اور اس کے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ یہاں سے ناندی پہنچے۔ تین دن یہاں قیام کیا اور تین ہی احباب بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ یہاں سے لوتوکا ہوتے ہوئے ایک اور مشہور قصبہ با میں گئے یہاں کوئی احمدی دوست نہ تھے لیکن احمدیوں کے ایک غیر از جماعت رشتہ دار کے ہاں گئے۔ اور ان کے مکان پر ایک جلسہ ہوا جس میں تبلیغی لیکچر دیا۔ یہاں سے واپسی پر لوتوکا میں دو روز قیام کیا۔ جمعہ پڑھانے کے علاوہ ایک تربیتی لیکچر دیا۔ ایک معزز فیجین افسر کو کھانا پر بلا کر اُسے اور اس کے اہل و عیال کو تبلیغ کی۔ تین افراد لوتوکا ہی میں بیعت کرکے داخلِ سلسلہ ہوئے۔ (باقی)

نمائندگانِ شوریٰ خدام الاحمدیہ کیلئے

ایجنڈا شوریٰ و بجٹ مجوزہ سال ۶۸-۱۹۶۷ء تمام قائدین مجالس کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ مجالس کے نمائندگانِ شوریٰ سے درخواست ہے کہ بجٹ کی کاپی سالانہ اجتماع پر اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ہفتہ زیر رپورٹ ۲۳؍ ستمبر تا ۳۰؍ ستمبر ۶۷ء تک چندہ مساجد کی مد میں ایک ہزار ایک کے وعدہ جات اور ایک ہزار ایک روپے کی ہی وصولی ہوئی ہے گویا ۳۰؍ ستمبر تک وعدہ جات کی کل مقدار چار لاکھ باون ہزار سات سو ستر روپے اور کل وصولی تین لاکھ چھیانوے ہزار پانچ سو تین روپے ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان نے ہمیں مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی اور مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں غیر معمولی برکات کا نزول ہوا۔ ۱۰؍ ستمبر ۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ یہ فقرہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس پیشکش کو قبول فرمالیا ہے اس لئے میں سلسلہ کا امام ہونے کی حیثیت میں آج آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ جس نے اپنے فضل سے آپ کو ان قربانیوں کی آج سے پہلے توفیق عطا کی ہے وہ آئندہ بھی آپ کو اپنی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔" (الفضل ۸؍ اکتوبر ۶۷ء)

عزیز بہنو جنہوں نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا وہ بہت خوش قسمت ہیں لیکن بہت سی ایسی بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ ابھی خرچ کی ہوئی رقم کا ایک لاکھ تین ہزار روپیہ لجنہ اماء اللہ نے ادا کرنا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ آپ اس مد میں چندہ دے کر ان خوش بخت خواتین کے زمرہ میں شامل ہوجائیں جن کو ہمارے پیارے امام نے مبارکباد دی ہے۔

اس رقم کو ہم نے بہت جلد پورا کرنا ہے۔ مومن کا قدم کبھی سست نہیں پڑتا بلکہ ایک قربانی کے بعد دوسری قربانی کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ جو ذمہ داری آپ نے خوشی اور محبت اور خلوص سے اپنے پر لی تھی اس کو اسی خوشی محبت اور خلوص سے ادا بھی کرنا چاہیئے۔ ایک لاکھ تین ہزار کی رقم آپ اسی وقت ادا کرسکتی ہیں جب سب عہدہ داران بھی اور ممبرات بھی پوری محنت اور قربانی سے اس سلسلہ میں کام کریں گی۔ جس بہن کے ذمہ بھی کچھ بقایا ہے اسے جلد از جلد ادا کرنا چاہیئے۔ چھتیس ہزار کی رقم ایسی ہے جس کے وعدہ جات تو آئے ہوئے ہیں لیکن وصولی بالکل نہیں ہوئی۔ پس میری گزارش ہے کہ

(۱) ایک احمدی عورت بھی ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ اپنی اپنی لجنہ کا جائزہ لے کر ہر اس عورت تک جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو اس بابرکت تحریک کو پہنچایا جائے۔

(۲) بقایاجات کی وصولی کا انتظام فوری کیا جائے۔

(۳) ہر ضلع کی لجنہ کوشش کرے کہ اپنے ضلع کی ہر لجنہ سے اس چندہ کی وصولی کا انتظام کرے۔ بعض دیہات کی مستورات نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔

(۴) تمام طالبات جنہیں اللہ تعالیٰ نے میٹرک۔ ایف۔اے۔ بی۔اے۔ بی ایڈ اور ایم۔اے کے امتحانات میں کامیابی عطا فرمائی ہے کم از کم دس روپے چندہ مساجد کے طور پر ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلبۂ اسلام کے لئے قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسارہ مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

عباد الرحمٰن کی خصوصیات

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عباد الرحمٰن کی تیرھویں خصوصیت

رحمٰن کے بندے اپنے رب کی آیات کا ذکر سن کر آگے بڑھتے ہیں خدا تعالےٰ کی آیات و نشانات کو بصیرت کے ساتھ یقین و معرفت کے ساتھ قبول کرتے ہیں کافروں اور منافقوں کی طرح اندھوں اور بہروں کا سا سلوک آیات خداوندی اور نشانات ایزدی کے ساتھ نہیں کرتے۔ اس خوبی کا ذکر قرآن کریم نے ایک اور آیت میں اس طرح بیان کیا ہے

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (سجدہ ع۲)

یعنی ہماری آیات و نشانات پر وہی لوگ سچا ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جب انہیں آیات الٰہیہ کے متعلق توجہ دلائی جائے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پہ گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبّر سے کام نہیں لیتے۔

قدرتی امر ہے کہ خدا تعالےٰ کا ذکر عباد الرحمٰن کا دن رات اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے وہ ذکر الٰہی سے سرشار رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا تعالےٰ کی طرف رکھے یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں فکر کے ساتھ شکر گذاری کا مادہ بڑھتا ہے انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین و آسمان۔ ہوا اور بادل، سورج اور چاند ستارے اور سیارے سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالےٰ نے بنائے فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے معروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔

(صفحہ ۲۳۱ ملفوظات جلد نہم)

انسان فانی ہیں اللہ تعالےٰ نے بقائے نسل بقائے نسل کے لئے خواہشات رکھ چھوڑی ہیں۔ تا زندگی معدوم نہ ہو جائے۔ اسی لئے انسان کے دل میں اولاد کی خواہش ایک طبعی امر ہے۔ کیونکہ انسانی پیدائش کی غرض مقام عبودیت کو حاصل کرنا ہے اس لئے جو لوگ اولاد کی خواہش اس لئے کرتے ہیں تا الباقیات الصالحات چھوڑیں اور دنیا میں نیکی دیانت سلامتی کو اس طرح دوام دیں اُن کی یہ خواہش خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہوتی ہے اسلئے وہ خدا کے مقرب اور پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۔ اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ (بھی رحمٰن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں (اس طرح سے) متقیوں کا امام بنا۔ (اسی طرح) یہ وہ لوگ ہیں جن کو اُن کی نیکی پر قائم رہنے کی وجہ سے (بہشت میں) بالا خانے دیئے جائیں گے اور اُن کو اس میں دعائیں دی جائیں گی اور سلامتی کے پیغام پہنچائے جائیں گے وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے وہ (یعنی جنت) عارضی قرارگاہ کے طور پر بھی بڑی اچھی ہے اور مستقل قرارگاہ کے طور پہ بھی بڑی اچھی ہے)

(الفرقان رکوع آخری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اسی لئے ایک مومن بندے کو حقیقی خوشی اور ٹھنڈک تبھی پہنچے گی جبکہ اسکی ازواج اور اس کی اولاد نماز کی پابند ہوگی۔ اور یہی دعا عباد الرحمٰن کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالےٰ ہماری ازواج اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنا دے یہ ضروری ہوا کہ اس تسکین اطمینان خوشی و ٹھنڈک کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کی جائے کہ آل و اولاد نیکی کے راستہ پہ گامزن ہو کر خدا تعالےٰ کی مقرب بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پہ ہونی چاہیئے اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے ۔۔۔۔ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان چوسنا چاہتا ہوں جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا اسی ماں نے مجھے پھانسی پہ چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پہ قرآن میں بیان فرمایا ہے

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

یعنی خدا تعالےٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما دے۔ اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں۔ بلکہ عباد الرحمان کی زندگی بسر کرنیوالے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنیوالے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو گی تو یہ اُن کا امام ہی ہو گا اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۱ تا ۱۲ پرچہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

اسلام نے تربیت اولاد کا بہت لحاظ رکھا۔ اور ہدایت فرمائی ہے کہ شادی کرتے وقت اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ جس سے شادی کی جارہی ہے آیا وہ نیک بھی ہے یا نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ شادی چار وجوہات کی بناء پہ کی جاتی ہے۔ مال کی وجہ حسب و نسب کی وجہ سے حسن و جمال کی وجہ سے۔ اخلاق و پارسائی کی وجہ سے مگر تم اے مسلمانو! خدا تمہاری زندگیوں کو کامیاب کرے۔ ہمیشہ با اخلاق اور دیندار عورتوں سے شادی کیا کرو ورنہ تمہارے ہاتھ خاک آلود رہیں گے۔ آقائے دوجہاںؐ کی یہ ہدایت اس لئے ہے تا بیویاں جنہوں نے کل ماں بن کر بچوں کی تربیت کا اہم فریضہ سرانجام دینا ہے۔ نیک ہوں اور بچے اُن کی صحبت میں رہ کر اُن کی تربیت میں پرورش پا کر نیک اور عباد الرحمان کی صفات سے کر پھلیں پھولیں۔

(باقی)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

زعماء انصار اللہ نمائندگان شوریٰ (۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء) کے اسماء سے جلد مطلع فرمادیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے ذریعے غلبۂ اسلام کی بنیاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ اول سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی ہے ..... آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمارا کام اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، انابت کامل کا نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں"

قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنی قربانیوں (وعدوں کی ادائیگی) کا جائزہ لیں اور معیاد مقررہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے اپنے تحریک جدید کے وعدے ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

"قربانیوں کا مطالبہ ترک کرنا جماعت پر ظلم ہوگا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"پس کسی وقت جماعت میں اس احساس کا پیدا ہونا کہ اب کثرت سے روپیہ آنا شروع ہو گیا ہے۔ قربانیوں کی کیا ضرورت ہے۔ اب چندے کم کر دئے جائیں۔ اس سے زیادہ کسی جماعت کی موت کی اور کوئی علامت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص اپنی موت کے فتویٰ پر دستخط کر دے۔ پس مت سمجھو کہ ان زمینوں اور جائیدادوں وغیرہ کی آمد کے بعد چندے کم کر دئے جائیں گے۔

اگر یہ روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے تب پھر تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا"

پس احباب کرام اپنے وعدوں کی رقم ۳۱ اکتوبر سے پہلے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پچھلے ۲½ ماہ سے لندن میں بیمار ہیں۔ روزانہ شام کو ان کو ہلکا بخار چڑھ جاتا ہے۔ بیماری لمبی ہو گئی ہے اور ڈاکٹر صحیح تشخیص ابھی تک نہیں کر سکے۔ اب ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو جلد صحت عطا فرمائے۔

(عبدالمنعم چوہدری سٹوڈنٹ ہنری تھارنٹن گرامر سکول لندن)

۲۔ صحت کی خرابی اور بےکاری کی وجہ سے خاکسار اکثر پریشان رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے اور صحت عطا فرمائے۔ (احمد علی ٹھیکیدار لکھا سیر یار بود)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالمجید صاحب سکنہ بھلیسر ضلع گجرات بروز ہفتہ مورخہ ۳۰-۹-۶۷ء عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد عفی عنہ آف پنڈی والا دارد گجرات)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں (۲۵)

سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو دار البرکات مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا

متفرق ہدایات شعبہ اعتماد

۱۔ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کے گراؤنڈ میں ہوگا۔ جہاں خدام اپنی سہ روزہ رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے

۲۔ قائدین اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پہلے سے حزب بنائیں گے۔

۳۔ ایک حزب میں زیادہ سے زیادہ دس خدام شامل ہو سکتے ہیں اور ہر حزب کا علیحدہ خیمہ ہوگا۔ ہر حزب کے اراکین اپنا خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے رسی ۴ فٹ۔ دو دریاں یا چار کھیس۔ چار لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹیاں

۴۔ مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ اس سے قبل ضروری ہے کہ ہر خادم داخلہ فارم پُر کرے۔ اسلئے ہر مجلس مرکز سے داخلہ فارم منگوا لے۔ ہر خادم کے پاس تھیلہ بھنے ہوئے چنے ایک سیر۔ گڑ۔ پلیٹ۔ گلاس۔ مگ۔ سوئی۔ دھاگہ۔ چاقو۔ پنسل۔ کاغذ موٹی چھڑی۔ سائز تقریباً ساڑھے پانچ فٹ بٹی ۴ انچ چوڑی۔ اور دو گز لمبی۔ ماچس دیا سلائی۔ بالٹی۔ (ہر حزب کے لئے ایک)

شوریٰ :- سالانہ اجتماع پر امسال بھی خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ ہوگی۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس خود نمائندہ ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قابل فروخت اراضیات

ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل مواضعات میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی ملکیتی زرعی اراضیات قابل فروخت ہیں۔ جن کے کوائف نیچے درج کئے جا رہے ہیں۔ رقبہ جات نہری اور بامو قعہ ہیں۔ اخراجات رجسٹری وغیرہ ہمہ قسم بذمہ خریدار ہوں گے۔

خواہشمند حضرات موقعہ ملاحظہ فرمانے کے بعد بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ ناظم صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے قیمت کا تصفیہ فرما لیویں۔

نمبر شمار	نام موضع جہاں اراضی در رقبہ	تحصیل و ضلع	رقبہ	قسم اراضی
۱۔	گوگھووال چک ۲۷۶ ر۔ ب	لائلپور	۳۱-۳	نہری
۲۔	خانپور چک ۲۳۶ گ ب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۵-۸۷	نہری
۳۔	محمد آباد چک ۲۲۵ گ ب	ایضاً	۱۳-۸	نہری

(ناظم جائیداد)

میرا سائیکل پر سفر

یہ عاجز ۷ ستمبر ۱۹۶۷ء کو میرپور سے اپنے سائیکل نمبر ۱ پر (جو کہ مکرمی چوہدری محمد اسلم صاحب کا وقف کردہ ہے) روانہ ہوا۔ اور گیارہ مقامات میں قیام کرتا ہوا ۸۰۰ میل سفر کر کے ۲۰ ستمبر کو حیدرآباد اسٹیشن پہ پہنچا اور پھر (ایک مجبوری کے تحت) بذریعہ ریل لائلپور اور جڑانوالہ پہنچا۔ جہاں پر ۲۲ ستمبر کو جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کو تیسرا بیٹا بخشا۔ الحمدللہ۔

ضلع لائلپور کے ۱۷ دیہات کی جماعتوں میں ۵۵۰ میل کا دورہ کر کے ۱۰ دن کے بعد ۴ اکتوبر کو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت مرکز میں پہنچ گیا ہوں۔ اب مجلس انصار اللہ کے اجتماع تک یہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ پھر انشاء اللہ میرپور ہی جاؤں گا جہاں پر زرعی اراضی کے معاملات ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(راقم عاجز قمر علوی سائیکل سوار مسیلاح معرفت قریشی محمد اکمل صاحب جنرل مرچنٹ گولبازار ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارتی فوج سے مقبوضہ چوکی واپس لے لی گئی

مظفر آباد ۔ ۱۱ اکتوبر ۔ بھارتی فوجوں نے کل اچانک حملہ کر کے بیدوری کے قریب آزاد کشمیر کی جس چوکی پر قبضہ کر لیا تھا اور اسے آزاد کشمیر کی فوجوں نے واپس لے لیا اور بھارتی فوجیوں کو مار مار کر اپنے علاقوں سے نکال دیا ہے جوابی حملہ میں بھی متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ آزاد کشمیر کی فوج کا کوئی جوان شہید نہیں ہوا ۔ حکومت پاکستان نے اس واقعہ کے خلاف بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔

گورنر موسیٰ ایران جائیں گے ۔

لاہور ۔ ۱۱ اکتوبر ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ ۱۸ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر تک ایران کا خیر سگالی دورہ کریں گے ۔ تہران میں قیام کے دوران وہ شہنشاہ ایران وزیر اعظم مسٹر عباس ہویدا اور دوسرے ایرانی رہنماؤں سے ملاقات کریں گے ۔

کوئی بھی ملک بھارت کو اقتصادی امداد دینے کو تیار نہیں ۔

کھٹمنڈو ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ بھارتی وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی اپنے حالیہ غیر ملکی دورہ میں اقتصادی امداد حاصل کرنے میں بالکل ناکام رہے ہیں اور اس طرح چوتھے پانچسالہ منصوبہ کے آخری سالوں کے لئے امداد کے حصول اور ۶۸ ، ۱۹۶۷ء میں ۴۰ کروڑ ڈالر کے قرضوں کی ادائیگی کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے بھارتی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق غیر مستحکم اقتصادی صورت حال کے پیش نظر بھارت کو امداد دینے والے ممالک کوئی خطرہ مول لینے پر تیار نہیں ہے ۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وزیر خارجہ کی تقریر

نیویارک ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو بھارت اور نہ ہی اقوام متحدہ نے کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے سنجیدگی سے کوئی کوشش کی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کا بنیادی سبب تنازعہ کشمیر ہی ہے ، جس کو حل کرنے کے لئے بھارت نے ابھی تک کوئی آمادگی ظاہر نہیں کی ہے ۔ بھارت نے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں چند بیانات ضرور دیئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم بھی ڈھا رہا ہے ۔ پیرزادہ صاحب نے اعلان کیا کہ اگر بھارت امن چاہتا ہے تو وہ شیخ محمد عبداللہ اور دوسرے کشمیری رہنماؤں کو رہا کر دے ۔

امریکہ کے ایک ممتاز مسلمان رہنما کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

گیری ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ الامین مسجد انڈیانا کے بانی وخطیب اور امریکی مسلمانوں کے مشہور رہنما مسٹر سام حمود کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔ مسٹر حمود لبنان کے رہنے والے تھے اور ۱۵ برس قبل امریکہ میں آباد ہو گئے تھے ۔ خیال ہے کہ انہیں ایک سفید فام نوجوان نے گولی ماری ہے ۔ پولیس نے قاتل کی سرگرمی سے تلاش شروع کر دی ہے ۔

مسز سام حمود کی اہلیہ نے بتایا ہے کہ ان کے شوہر مسجد الامین میں روشنی جلانے کے لئے گئے ۔ گذشتہ چند مہینوں سے کچھ سفید فام غنڈے مسجد کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے ۔ انہوں نے مسجد کی کھڑکیوں کو توڑ دیا تھا ۔ مسٹر حمود چاہتے تھے کہ مسجد میں ساری رات روشنی رہے تاکہ غنڈے یہ سمجھیں کہ مسجد میں مسلمان موجود ہیں اور انہیں مسجد کو نقصان پہنچانے کی جرأت نہ ہو ۔ پولیس کے مطابق جب مسٹر حمود روشنی کر کے گھر واپس آنے کے لئے کار میں بیٹھے تو قاتل نے ان پر گولی چلائی ۔ پہلی ہی گولی ان کے دل میں پیوست ہو گئی اور وہ جاں بحق ہو گئے ۔

گورکھپور کے قریب فرقہ وارانہ فساد

گورکھپور ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ بھارت کے ایک اور ضلع گورکھپور کے دو علاقوں مہرا اور دمڑی میں بھی مسلمانوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے ہیں ۔ دونوں علاقوں میں بہت سے مسلمان شہید اور زخمی ہوئے ان کے مکانات اور دکانیں جلا دی گئیں قرآن کی بے حرمتی کی گئی ۔ اور متعدد کو اغوا کر لیا گیا ۔ یہ فسادات مسلمانوں کے ایک قبرستان پر ہندوؤں کے ناجائز قبضہ کا نتیجہ ہیں ۔

مسٹر گاندھی نے مجھ سے پاکستان کے خلاف فوجی مدد دینے کا وعدہ کیا تھا (عبدالغفار خان)

نئی دہلی ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ خان عبدالغفار خان نے انکشاف کیا ہے کہ مسٹر گاندھی نے ۱۹۴۷ء میں انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ بھارت نام نہاد پختونستان کے قیام کے لئے پاکستان سے جنگ کرنے کے لئے اپنی فوجیں بھیجے گا ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو اب بھی بھارتی سمجھتا ہوں ۔ اور برصغیر کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرتا ۔ خان عبدالغفار خان جو سرحدی گاندھی کہلاتے ہیں ان دنوں افغانستان میں مقیم ہیں وہ علاج کے لئے پاکستان سے لندن گئے تھے اور وہاں سے سیدھے کابل جا پہنچے ۔

اسرائیل کے ساتھ جھڑپ

تل ابیب ۱۱ ۔ اکتوبر ۔ دریائے اردن کے قریب جرلیشو کے مقام پر اردن اور اسرائیل کی فوجوں کے درمیان زبردست جھڑپ ہوئی جس میں متعدد اسرائیلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔ دونوں فوجوں کے درمیان بیس منٹ تک مشین گنوں سے فائرنگ ہوتی رہی ۔

حب جند

بے شمار فوائد رکھنے والی مفید و مجرب دوائی دل ۔ دماغ ۔ اعصاب ۔ نیند کا کم آنا اور چکر آنے وغیرہ کے لئے مفید ہے ۔
قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں ۔ ۲۵/- روپے

حب مروارید عنبری

دل دماغ اور اعصاب کو طاقت دینے والی مفید و مجرب نسخہ ہے قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں ۔ ۱۶/- روپے ۔

حب اسگند

حب مروارید عنبری کی طرح فوائد رکھنے والی مفید مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۱۰۰ گولی ۴ روپے
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ
گول بازار ربوہ
کی طرف رجوع فرمائیں ۔ ہم آپ کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کریں گے ۔ انشاء اللہ
المشتہر منیجر خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں ۔

ضرورت ہے

مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ کے لئے ایک مستعد نقیب کی ہمیں فوری ضرورت ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھا ہو گا ۔

۱ ۔ کہ وہ چوبیس گھنٹے مسجد میں موجود رہیں ۔
۲ ۔ اذان خوش الحانی سے دے سکیں ۔
۳ ۔ مسجد کی صفائی اور نگہداشت پوری طرح کر سکیں ۔
۴ ۔ ماہوار ۷۰/- روپے تنخواہ دی جائے گی ۔
۵ ۔ درخواست امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے آنی چاہیئے ۔
۶ ۔ درخواست بھی اسی پتہ پر آنی چاہیئے ۔

(خواجہ محمد شریف ۔ صدر حلقہ دہلی دروازہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور)

درخواست دعا

میرا بچہ لعارضہ دل بیمار ہے اور ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے ۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ میرے بچے کو صحت بخشے ۔ آمین ۔
(محمد اسماعیل کارکن بلڈنگ ہاؤس)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ سونا کا سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور ۔ فون نمبر ۲۶۲۲۳

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں !

تمہارا حُسن اِس امر پر منحصر ہے کہ تم صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرو

جتنا جتنا کوئی شخص صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے گا اتنا ہی وہ اعلیٰ اخلاق کا حامل ہوگا

(۱)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی رو سے نیکی و بدی اور اخلاق کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام صفات الٰہیہ پر خصوصیت سے زور دیتا اور بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تمہارا تمام حُسن اس امر پر منحصر ہے کہ تم صفات الٰہیہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنے کی کوشش کرو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جتنا جتنا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اتنا ہی وہ اعلیٰ اخلاق کا حامل ہوگا۔ اور اسی نسبت سے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔ گویا اسلام نیکی اور بدی کی تعریف ایک جدید زاویہ نگاہ سے پیش کرتا ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق کی بنیاد صفات الٰہیہ کے انعکاس پر رکھتا ہے۔ یہ نظریہ جو اسلام نے پیش کیا ہے اتنا اہم ہے کہ اگر غور سے کام لیا جائے تو اس نے مذہبی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور اس نے نیکی اور بدی کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو گہرے غور و فکر کے عادی نہیں صرف اتنا ہی دیکھا کرتے ہیں کہ چونکہ فلاں کام کرنے کو ہمارا جی چاہتا ہے اس لئے ہم وہ کام کریں گے۔ یا فلاں کام کرنے کو چونکہ ہمارا جی نہیں چاہتا اس لئے ہم وہ کام نہیں کریں گے ایسے لوگوں کے نزدیک اچھے کام کی تعریف صرف یہی ہوتی ہے کہ جس کے کرنے کو ان کا جی چاہے اور برے کام کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ جس کے کرنے کو ان کا جی نہ چاہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تعریف بالکل غلط ہے کیونکہ ہزاروں انسان ایسے ہوتے ہیں جن کا جی کسی کام کے کرنے کو آج تو چاہتا ہے مگر کل نہیں چاہتا یا آج تو ایک شخص چاہنے والی بات کو نہیں چاہتا مگر کل وہ اسے چاہنے لگتا ہے اور اگر اس سے کوئی شخص سوال کرے کہ تمہارے اس وقت چاہنے اور اب نہ چاہنے یا اس وقت نہ چاہنے اور اب چاہنے کی کیا وجہ ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ اس وقت میرے حالات اور تھے اور اب اور ہیں۔ یا بسا اوقات وہ کہہ دیتا ہے کہ جب میں نہیں چاہتا تھا تو اس وقت میں غلطی کر رہا تھا اور اب جب کہ چاہنے لگا ہوں تو درست کر رہا ہوں۔ مگر اس کی یہ بات بھی قطعی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل وہ پھر اپنی چاہی ہوئی چیز سے نفرت کرنے لگ جائے۔ پھر اگر کسی شخص کا کسی کام کو چاہنا ہی نیکی ہو سکتی ہے تو فرض کرو زید چاہتا ہے کہ بکر کے باپ کو قتل کر دے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے تو کیا بکر اس لئے خاموش ہو جائے گا کہ وہ اس کام کو چاہتا تھا یا کسی شخص کا ملازم کام میں سستی کرتا ہے تو کیا اس کا آقا ملازم کے یہ کہنے پر کہ اس کام کا تعلق میری مرضی کے ساتھ ہے خاموش ہو جائے گا؟ اگر کسی شخص کا کسی کام کو چاہنا ہی نیکی ہو سکتا ہے۔ تو بکر کا اپنے باپ کے قاتل کے خلاف مقدمہ دائر کرنا بے انصافی ہوگا۔ اسیطرح آقا کا اپنے ملازم کو اس کی سستی پر سزا دینا ظلم ہوگا کیونکہ زید چاہتا تھا کہ بکر کے باپ کو قتل کرے اور ملازم چاہتا تھا کہ وہ کام میں سستی کرے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جو خود نیکی اور بدی کے متعلق ایک فارمولا تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس چیز کو انسان کا جی چاہے وہ نیکی ہے۔ اور جس کو نہ چاہے وہ بدی ہے۔ اسی شخص کے باپ کو جب کوئی شخص قتل کر دیتا ہے تو وہ سخت غصہ میں آجاتا ہے اور کہتا ہے میں اس سے بدلہ لے کر رہوں گا۔ حالانکہ چاہئے تھا کہ جب اس کے باپ کا قاتل اسی کے مجوزہ فارمولا پر عمل کر رہا تھا وہ خوش ہوتا کہ اس نے نیکی کی ہے اسیطرح ملازم کے سستی کرنے پر اور یہ کہہ دینے پر کہ میرا جی چاہتا تھا کہ میں سستی کروں وہ خاموش بلکہ خوش ہوتا کہ وہ نیکی کے راستہ پر گامزن ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ پس نیکی اور بدی کی یہ تعریف درست نہیں"۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱)

(باقی)

تقریب شادی

ربوہ ——— مورخہ ۸ اکتوبر آج بکرم محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ابن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب باندھی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

تقریب رخصتانہ میں جو ۸ اکتوبر کو ۵ بجے شام محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں عمل میں آئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ بارات میں بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر مقامی احباب شامل تھے۔ علی الخصوص خواتین مبارکہ میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ مزید براں مختلف مقامات کے بعض غیر از جماعت دوست بھی بارات میں شامل تھے۔ تقریب رخصتانہ میں حضور ایدہ اللہ نے دعا کرانے سے قبل فرمایا اس شادی نے علاقہ برداری اور ذات پات کی قیود کو توڑ دیا ہے اور یہ اسلام اور احمدیت کی صحیح روح کے عین مطابق ہے۔ میری خاص طور پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ بعد ہٗ حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز (۹ اکتوبر) کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر محترم میاں محمد ابراہیم صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے "بشیر ہال" میں اپنے فرزند ارجمند کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں بھی حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ دعوت طعام کے بعد بھی حضور نصف گھنٹہ تک تشریف فرما رہ کر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کے غیر از جماعت اعزا کی خواہش پر سفر یورپ کے بعض ایمان افروز حالات بھی بیان فرمائے ——— احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

اِعلان نکاح و کامیابی

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۷ء بروز چہارشنبہ (بدھ) میرے فرزند اکبر عزیزم محمد حلیم سلمہ اللہ کا نکاح جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کلکتہ نے عزیزہ احمدی بانو حالی فریدہ بیگم بنت خوندکار مولوی عبدالحفیظ صاحب آف سالار ضلع مرشد آباد بنگال کے ساتھ بعوض مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ بمقام سالار پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد بے حساب فضل و احسان ہے کہ ناچیز راقم کی بچی عزیزہ طاہرہ سلمہا ایم اے (انگریزی) میں سیکنڈ کلاس لے کر کامیاب ہو گئی ہے فالحمدللہ علیٰ ذالک عزیزہ موصوفہ نے آئی۔ اے۔ بی۔ اے۔ آنرز انگریزی اور انگریزی ایم اے تینوں امتحان پرائیویٹ تیاری کر کے پاس کئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ موصوفہ اس کے جملہ متعلقین اور دین و دنیا کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(خاکسار محمد سلیم خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ)

درخواست دعا

میری بھانجی رضوانہ حبیب فاروقی گلے کی خرابی سے بیمار ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین (خاکسار مسعود احمد فاروقی واپڈا کالونی شالامار لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴